ڈاکٹر عائشہ قدسی،
اسسٹنٹ پروفیسر،شعبۂ عربی،
کرامت حسین پی۔جی۔کالج لکھنؤ

ہندوستان میں اسلامی تصوّف کی ترویج وگسترش

مقدمہ:

پہلی صدی ہجری ہی میں اسلام کی فر   بخش ہوا   ہندوستان میں چلنے لگی تھیں. ۹۳ھ میں محمد بن قاسم کے ہاتھوں سندھ اور ملتان میں اسلام کی تخم ریزی شروع ہوگئی تھی، سرزمین ہند میں جابجا شجر اسلام برگ و بار لا رہا تھا، حکومت ہند کی فتح سکندر اسلام محمود غزنوی (متوفی ۴۲۱ھ) کے ہاتھوں ہوئی اور ایک منظم و مستحکم اسلامی حکومت کا قیام سلطان شہاب الدین غوری (م ۶۰۲ھ) کے ہاتھوں ہوا۔ روحانی، اخلاقی اور ایمانی فتح خواجہ معین الدین چشتی (م ۶۲۷ھ) کے د   مبارک سے ہوئی۔ یہ تمام بزرگ اور ان کے طر   کو حرز جاں بنانے والے ان کے خلفاء و جانشین جو اسلامی تصوف پر پوری طرح عمل پیرا ہیں کتاب و   ہی ان کے لیے رہبر و رہنما ہے۔   وں افات سے وہ بے زار ہیں ان صوفیائے کرام کی پوری زندگیاں کتاب و   کی حتی الامکان پیروی کی آئینہ دار ہیں اور اسی دعوت حق کے وہ زبان حال وقال سے ترجمان ہیں.

کلیدی الفاظ: صوفیہ، تصوف، تجدید، رشد و ہدایت، مہربان، اس قدسی، مسمع، مستمع، مسموع

ہندوستان میں اسلامی حکومت کے قیام سے پہلے ہی اسلام کے پ سبان اس صنم خانے میں موجود تھے۔تصوف کے چار مشہور سلسلے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ وجود میں آچکے تھے اور ان کا فیض ہند کی سرزمین پ عام تھا۔ارض ہند میں روحانی، ایمانی اور اخلاقی ۔دِ بہاری ان ہی سلاسل اربعہ کی مرہون منت ہے اور اس روحانی ہراول دستہ کی سر۔ اہی چشتی سلسلے کو نصیب ہوئی چنانچہ ۔ سے پہلے ہندوستان میں دعوت وعزیمت کا علم لے کر آنے والے خواجہ ابومحمد چشتی تھے جو سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے ساتھ بنفس نفیس جہاد میں شر ہوئے۔(۱)

جس طرح سیاسی فتح کی تکمیل سلطان شہاب الدین غوری کے ہاتھوں ہو۔ طے تھی اسی طرح عمومی طور سے روحانی وایمانی دعوت کا وسیع پیمانے پ یہ کام شیخ الشیوخ خواجہ معین الدین چشتی سجزیؒ کو نصیب ہوا جو چشتی سلسلے سے متعلق تھے۔آپ کے بعد شمع سے شمع روشن کرنے کا سلسلہ چلتا رہا چنانچہ آپ کے بعد آپ کے ۔۔ ۔ فتہ جانشین خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ پھر ان کے جانشین حضرت خواجہ فر الدین گنج شکر اور آپ کے مہر روز سلطان المشائخ حضرت خواجہ م الدینؒ اولیاء اور حضرت علاء الدین صا۔ پ ان کلیری ہیں اور یہ سلسلہ ان کے خلفاء کے ذریعہ اب بھی ہندوستان میں موجود ہے۔اسی طرح آٹھویں صدی ہجری کے بطل جلیل فردوسی سلسلے کے مشہور صوفی جن کی دعوت وتبلیغ اور توحید وعشق الہٰی کے پیغام سے نصف صدی سے زا۔ مشرقی ہندوستان منورو۔ ں رہا وہ شیخ شرف الدین یحیٰ ۔ی کی ذات ۔ ۔ ہے، نیز ہندوستان کے افق پ ۔ رہویں صدی میں تجد واصلاح، رشد وہدا ۔ کا مہر ۔ں روشن ہو۔ ہے جس کی نورانی روشنی سے کفر وضلا ۔، ۔ و۔ افات کے ا۔ ھیرے

دور ہوئیوہ پیکر نورانی حضرت مجدد الف ثانی ؒ کی نادرۂ روزگار ذات گرامی تھی، یہ نور وہدایت کا طلائی سلسلہ دراز ہے اور بارہویں صدی کو بھی اس نورانی وروحانی حلقے میں داخل کرتا ہے۔۱۱۱۴ھ میں میں شاہ ولی اللہؒ جیسے اولوالعزم مصلح و داعی کی ولادت ہوئی جن کی مصلحانہ کاوشوں، کتاب وسنت ،عقائد صحیحہ کی اشاعت وتزکیہ

،حصول درجۂ احسانی کی دعوت بارہویں صدی کے لیے مشام جاں ہے، ساتھ ساتھ تیرہویں وچودھویں سے دراز ہوکر آج تک اس دعوت حق کی مشک ریزی جاری ہے، شاہ صاحب کے فرزندان گرامی جو'' الخلف لنعم السلف'' کے صحیح مصداق ہیں (شاہ عبدالعزیز صاحب ،شاہ رفیع الدین،شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی صاحب ؒ) جنہوں نے اس چراغ سے لاکھوں چراغوں کو روشن کرنے کا سلسلہ چھوڑا،سید اسماعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ اسی روحانی قافلے کے مہر وماہ ہیں جن کی دعوت واصلاح سے ہزاروں کیا لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا ہوا اوران مردان کار نے پوری ایک صدی سنبھالی، یہ تمام بزرگ اوران کے طریقہ کو حرز جاں بنانے والے ان کے خلفاء و جانشین جو اسلامی تصوف پر پوری طرح عمل پیرا ہیں کتاب وسنت ہی ان کے لیے رہبر و رہنما ہے۔ بدعت وخرافات سے وہ بے زار ہیں ان صوفیاء کرام کی پوری زندگیاں کتاب وسنت کی حتی الامکان پیروی کی آئینہ دار ہیں اوراسی دعوت حق کے وہ زبان حال وقال سے ترجمان ہیں۔لیکن جب ہم مجموعی طور سے ہندوستان میں مسائل تصوف پر نظر ڈالتے ہیں تو اس سلسلے میں تین طبقے سامنے آتے ہیں ایک وہ جو تصوف کے نام پر خود کو شرعی پابندیوں سے آزاد کرتا ہے بہت سی بدعات وخرافات کو تصوف کا نام دے کر رائج کرتا ہے دوسرا وہ طبقہ جو پوری طرح ظاہری وباطنی طور سے

شریعت کی اتباع کو تصوف کا ۔ م دیتا ہے نیز تیسرا طبقہ وہ جو تصوف کے ۔ م ہی سے بے
زار ہے بیعت و خلافت منازل سلوک و غیرہ اس کی میں ۔ ۔ ہے۔ یہاں پر
ہماری بحث کا موضوع پہلے اور دوسرے طبقے ہیں۔

ہندوستان میں منظم طر سے دعوت و اصلاح و تزکیہ کا ۔ زار م
کرنے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہیں جن کے ۔ رے ابوالفضل نے
آ اکبری میں لکھا ہے:

''عز ۔ ۔ ین ۔ جمیر شد و فراواں پر اغ ۔ افرو ۔ ۔ ، واز دم کبرائے او با
۔ وہ و ہامردم بہرہ ۔ گفتند'' (۲)

اجمیر میں عز ۔ ۔ ین ہوئے اور اسلام کا پر اغ ۔ ی آب و ۔ ب سے روشن
کیا، ان کے ا س قدسی سے جوق در جوق ا نوں نے ایمان کی دو ۔ پائی۔

خواجہ معین الدینؒ کی مساعی جمیلہ کی تفصّل ۔ ر کتابوں میں
۔ پید ہے لیکن آپ کے چشتی سلسلے کے ۔ مور و ۔ کمال صوفی سلطان المشائخ خواجہ م
الدینؒ کے حالات ز ۔ گی سے آپ کے فکر و مشرب کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے کیو
صوفیاء کے جانشین اپنے سلف کی پیری کو حرز جاں ر ۔ ہیں ۔ ۔ ہم شیخ م الدینؒ
کی تعلیمات دیکھتے ہیں تو شیخ کی سیرت کتاب و ۔ ۔ کی پیروی میں مجمع بحرین آتی
ہے۔

صوفیہ کے یہاں سماع کا اہتمام رہا ہے جس میں بہت سے خام کار صوفیہ اور
مبتدعین نے خلاف شرع ۔ تیں شامل کر لیں ہیں اور محرمات کا ارتکاب بنام تصوف و
درویشی کیا ہے، پر ور ۔ ب ڈھول و ۔ جہ اور دوسرے گانے بجانے کے آلات کو

رواج دی ہے، شریعت کی حقیقی پیروی کرنے والے صوفیہ نے ان شرعی ممنوعات کو اپنے لیے کبھی جا ٔ نہیں ٹھہرا ۔ بلکہ سماع میں خلاف شرع ۔ توں کی صریحاً مخالفت کی ہے سماع کو صوفیاء صرف اپنے عشق و محبت میں جلتے ہوئے قلوب کی تسکین کے لیے استعمال کرتے تھے یہ سماع عارفانہ اشعار اور عشق الٰہی والے ابیات پ مشتمل ہو تا تھا، اور ہر طرح کے ٔ ات و ۔ عات اور اسباب لہو ولعب سے خالی ہو تا تھا شیخ م الدینؒ نے سماع کی تعریف میں فرما ہے:

''سماع کی چار قسمیں ہیں: حلال، حرام، وہ، مباح ۔ اَ صا ۔ و ۔ کا میلان محبوب حقیقی کی طرف ز دہ ہے تو سماع مباح ہے، اور اَ محبوب مجازی کی طرف ز دہ ہے تو وہ ہے، اَ محبوب مجازی کی طر میلان کلی ہے تو حرام ہے، اَ محبوب حقیقی کی طرف میلان کلی ہے تو حلال ہے، پس جس کو سماع کا ذوق ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان درجوں کو جا ہو''۔

مز سماع کی چند شرائط بھی ذکر کی ہیں:

''سماع مباح کے لیے چند چیزیں چاہئیں؛ مسمع (سنانے والا) مستمع (ٔ والا) مسموع (جو کچھ پ ڑھا جا رہا ہے) آلہ سماع (ذریعہ)، مسمع کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ پوری عمر کا آدمی ہو، کم سن نہ ہو، عورت نہ ہو، مستمع کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ وہ سن رہا ہے وہ ۔ دِ حق سے خالی نہ ہو، مسموع کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ بے حیائی اور ہنسی مذاق کا کلام نہ ہو، آلہ سماع سے مراد مزامیر ہے جیسے پ ٔ ور ۔ ب کہ یہ درمیان میں نہ ہو''۔ (۳)

چنانچہ یہ صاف ستھرے عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے اشعار رب کے عشق و

Scanned with OKEN Scanner

محبت درد و سوز کو مزیـ دو آتشہ کر دیتے تھے جو آ وں کی صورت میں ڈھل کے ان صوفیہ کے دلوں کو یـ گونہ لذت و کیفیت کرتے تھے۔ حضرت خواجہؒ کے لیے آ- ہے عارفانہ اشعار سے آپ پ انتہائی رقت طاری ہو جاتی تھی اور مجلس میں کسی کو خبر نہ ہوتی، ٠ ام رومال دیتے جاتے اور وہ آپ کے آ وں سے - ہوتے جاتے، یہ دیکھ کر لوگ سمجھ جاتے کہ آپ پَ یہ طاری ہے۔(۴)

ان صحیح اسلامی صوفیاء جو اسلامی تعلیمات اور شرعی ھدا یت کے عامل تھےکے یہاں قرآن مجید کا ذوق اور اس کے حفظ کا بہت اہتمام رہا ہے چنانچہ خواجہ معین الدین چشتیؒ سے لے کر حضرت م الدینؒ- . کے یہاں قرآن مجید کا خصوصی ذوق اور شغف ملتا ہے اور ہر ا یـ نے اپنے خلفائے خاص اور مر یـ ین . ختصاص کو حفظ قرآن مجید اور اشتغال . لقرآن کی- کید کی ہے۔(۵)

شریعت کا دوسرا منبع رشد و ہدا یـ یعنی ٠- رسولؐ کی مکمل پیروی ان حقیقی صوفیاء کے یہاں لازمی تھی اور کلام ر . نی کی آ یـ ''

(اَ م اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) اللہ تم کو محبوب بنا یَ) ہر لحہ مستحضر تھا چنانچہ فرماتے تھے:

''صدق محبت متابعت -''۔ سچی محبت پیروی کا دوسرا ٠ م ہے۔(۶)

تو یہ صوفیہ حقدار ہیں صوفیہ کہلانے کے اور ان کے . خلاف وہ صوفیہ جو درویشانہ شکل بنانے والے ہیں اور خود کو سچا عاشق الٰہی بتاتے ہیں اور عشق و محبت کو- ک عبادات کی وجہ بتاتے ہیں اور محرمات کا ارتکاب جا ٔ ٹھہراتے ہیں وہ اسلامی و شرعی رو سے غلط ہیں اور ان کی مثال گمراہ فرقے سے ز ـ دہ کی نہیں۔ اتباع رسولؐ کا لزوم و

Scanned with OKEN Scanner

اہتمام کا ا ازہ حضرت خواجہ کے ارشادات سے ہو ہے۔فرماتے ہیں:

''استقامت می ۔ یہ کہ ۔ متابعت رسول علیہ السلام والصلوۃ ۔ شد، و ہیچ مستحی وآداب فوت نہ شود۔''(۷)

رسول اللہ ﷺ کی پیروی واتباع پہ مضبوطی وہ ۔ قدمی دکھانی چاہیے اور کوئی مستحب اور ادب بھی فوت نہ ہونے پ ئے۔

بہت زمانے سے تصوف کے معنی ہو گئے تھے، تجرد و ک د ، فقر و درویشی اور زہد کے لیکن سلطان المشائخ کے م سے پکارے جانے والے، حضرت خواجہؒ جو مقامِ تصوف میں کمال وجلال سے متصف ہیں وہ معتدل شرعی تصوف کی تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

''ہیچ کسی (چیزی) کہ حلال ا ۔ مانع راہِ ائی نیست و قاطع سلوک نیست وَ نہ مشروع وحلال دی۔''(۸)

کوئی چیز جو حلال ہے راہِ ا کی مانع اور قاطع سلوک نہیں ورنہ مشروع و حلال نہ ہوتی۔

حضرت خواجہؒ حقیقی تصوف ودرویشی کی صرا ۔ اس طرح فرماتے ہیں:

'' ک د آن نیست کہ کسی خود را ۔ ہنہ کند مثلاً لنگوتہا بند دو بنشیند، ک د آں ا ۔ کہ لباس بپوشد وطعام بخورد وآنچہ می رسد روا ۔ اردو بجمع او میل نکند و خاطر را متعلق چیزی دارد ک د ا ۔''(۹)

ک د کے معنی یہ نہیں ہیں کہ کوئی اپنے کو ننگا کر دے مثلاً لنگو ۔ ھ کر بیٹھ جائے۔ صحیح معنی میں ک د یہ ہے کہ کپڑے پہنے کھا کھائے اور جو کچھ میسر

Scanned with OKEN Scanner

آئے اس کو استعمال کرے لیکن اسے جمع کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو اور اپنے دل کو کسی چیز میں نہ پھنسائے یہی ترک د ہے۔

آپ کے اس قول سے شریعت کی ہو رہی ہے رہبا اور جوگ کے طر سے اظہار ۔ اُت ہے۔ وہ صوفیہ جو رہبا اور جوگ کا ر اختیار کرتے ہیں ۔ سجادگی و پیری کو کسبِ د کا ذریعہ بناتے ہیں اور رو ز کے بل پہ شاہانہ و رئیسانہ ز گی بسر کرتے ہیں اور جاہل عوام کو جو گمراہ کرتے افراط وتفریط کے شکار فرقے ہیں ان میں اور حقیقی صوفیہ میں اور ان میں دن اور رات کا فرق ہے۔

حقیقی تصوف میں کشف وکرامات کو اہمیت نہیں دی گئی ہے بلکہ حجاب راہ بتا ۔ ہے ۔ ۔ کہ راہ حقیقت وشریعت سے ہٹے ہوئے صوفیہ صوفیاء کا سارا زور ۔ طنی قوتوں کے اظہار ہی پہ صرف ہو ہے جس کی ۔ ون اتباع ظاہری و ۔ طنی کچھ اہمیت نہیں ہے ایسے مکاشفات و ۔ طنی قوتوں کا اظہار تو ہندوستان کے بہت جوگی و سادھو سنتوں سے بھی ہو رہا ہے جو محض ر ضت و ک علائق سے پیدا ہونے لگتی ہیں اس ضمن خواجہ صا ۔ کا بیان ہے:

''مالک کے لیے کشف حجاب راہ ہیں۔'' (۱۰)

تصوف کے حلقوں میں بہت عرصے سے یہ خیال ۔۔ جا ہے کہ ولا ۔ ت سے افضل ہے اور اولیاء کو ا ۔ ء ۔ فضیلت حاصل ہے اس فکر کے ماننے والوں میں کئی مذاہب پیدا ہو گئے تھے ولا ۔ کو اس لیے افضل ما ہیں کہ ا ۔ ء مخلوق کے ساتھ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں مشغول ہوتے ہیں ۔ ۔ کہ ولا ۔ میں حق ۔ ری کے ساتھ مشغولی اور ماسوا اللہ سے انقطاع ہو ہے لیکن اسلامی صوفی حضرت خواجہؒ نے اس

Scanned with OKEN Scanner

گمراہ کن   یے کی - د۔ فرمائی اور یوں فرما۔ کہ یہ مذہب ۔طل ہے اس مشغولیت کا قلیل سے قلیل زمانہ بھی اولیاء کے تمام اوقات ۔ فضیلت ر - ہے۔(۱۱)

دوسری طرف مجدد الف ۔ ثیؒ جو اپنے تجد۔ ی کار۔ موں کے صلہ میں اسی ۔ م سے مشہور ہوئے انہوں نے آئینہ تصوف اسلام ۔ مرور زمانہ کے ساتھ دوسری اقوام کے ا ۔ ات کے نتیجہ میں آئی غبار کو صاف کیا نیز اس دعوے کو بہا۔ دہل ۔طل قرار د۔ اور فرما۔:

''ا۔ ۔ ء عین مشغولی بخلق کی حا - میں بھی اولیاء سے (عین اس وقت ۔ ۔ وہ حق کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں) ز۔ دہ متوجہ الی اللہ اور مشغول ۔ اللہ ہوتے ہیں، ان کی مشغولیت بخلق چو حکم الٰہی سے ہوتی ہے اس لیے وہ عین مشغولیت بحق اور امر الٰہی کا ا ل ہو- ہے۔''(۱۲)

حضرت مجدد الف ۔ ثیؒ کے تجد۔ ی کار۔ موں میں تصوف میں در آئی ۔ عات و ۔ ات، تعطل و بے عملی کی اصلاح اور تصوف کو شریعت کا ہم آہنگ بنا۔ اہمیت کا حامل ہے شیخ احمد سرہندیؒ کے زمانے میں صوفیہ میں گمراہی و بے عملی پھیلتی گئی تھی، اور ت کے چشمۂ حیوان سے دور ۔ ہوئے اس آہو کو سوئے حرم لانے کا عمل شیخ احمدؒ کے ۔ م ہے اس زمانے میں تصوف کے ا ۔ ات سے ۔ عات و ۔ ات شریعت سمجھ کے کی جاتی تھیں صوفیہ کے ۔ م کی ۔ ریں مانی جاتی تھیں اور مرحوم صوفیہ کی قبروں ۔ قر۔ ں کی جاتی تھیں، عورتیں اپنے صوفی پیروں کے ۔ م کے روزے ر - تھیں اور دوسری بہت سی رسوم بھی ادا کرتی تھیں۔(۱۳)

Scanned with OKEN Scanner

حوالے:

۱۔سیدابوالحسن حسنی ٘ ویؒ،۔ رنخ دعوت وعزیمت، ج۳،ص۲۱۔۲۳

۲۔ایضاً،ص۳۰

۳۔ سیر اولیاء، ص۴۹۱۔۴۹۲ بحوالہ ۔ رنخ دعوت وعزیمت، ج۳،ص۱۱۸۔۱۱۹

۴۔ایضاً،ص۱۲۰

۵۔۔ رنخ دعوت وعزیمت، ج۳،ص۱۲۲

۶۔بحوالہ تصوف اسلام،عبدالما ۔ دریٖ آ ۔ دی،ص۔۱۵۲

۷۔۔ رنخ دعوت وعزیمت، ج۳،ص۱۲۴

۸۔جوامع الکلم،ص۔۱۶۰، ۔ رنخ دعوت وعزیمت،ص۱۳۱

۹۔فوا ٔ الفواد،ص۔۷ ۔ رنخ دعوت وعزیمت،ص۱۳۲

۱۰۔ ایضا

۱۱۔ایضا ص۔۱۳

۱۲۔۔ رنخ دعوت وعزیمت،ص۔۱۳

۱۳۔مکتو ۔ت، ج۔ ۳،ص۱۲۹۸،بحوالہ تصوف اور شریعت، محمد عبد الحق

ا ری،ص۔۴۳

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

ڈاکٹر احمد نو۔ یـ سرازلان حیدر،
مد یـ سہ ماھی ادبی۔ یـ ہ "دبیر"،
دبیرحسن میموریل لائبر یـ ی، کاکوری، لکھنو

راجہ درگا پ شاد مھر سند ی کی فارسی شاعری

عظیم الشان مغل سلطنت کے ا ط کے آ ؒ ررو ہوتے ہی تمام ہندوستان میں آزاد حکومتیں قائم ہونے لگیں۔ انہیں میں شمالی ہندوستان میں سے اہم اور عظیم الشان حکومت شاہان اودھ کی قائم ہوئی، جہاں پ بہت سے علماء وشعراء پہلے سے ہی موجود تھے اور دَ یہ کہ دہلی کے بعد ا یـ ۔ؒی تعداد ذہنی سکون اور معاشی اطمینان حاصل کرنے کے لئے اودھ کے مرؒ ی شہر لکھنوء آ گئی۔ چو اودھ کے حکمران نسلاً ا یـ انی النسل تھے اور ان کے اکثر سلسلے ا یـ ان کے خاؒ انوں میں تھے لہٰذا ا یـ انی رسم و رواج اور تہذ یـ وتمدن سے ان حکمرانوں کا خصوصی لگاؤ ہوؒ بعید از قیاس نہیں، اور ان حکمرانوں نے اس ا یـ انی رسم و رواج اور تہذ یـ وثقافت کو فروغ دینے اور اس کی سر پ ستی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ د تمام چیزوں کے ساتھ فارسی ز ٖ ن و ادب کو بھی اودھ میں پھلنے پھولنے کا خوب موقع ۔ بیرون ملک سے آنے والوں، ملک کے د خطوں سے آنے والوں کے علاوہ خود اودھ کے لوگوں نے اس ز ٖ ن و ادب کی آبیاری میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اودھ میں فارسی ز ٖ ن و ادب کے فروغ کے لئے تمام مذہب وملت کے لوگوں نے دل کھول کر حصہ لیا، مسلم ہی نہیں ہندوؤں نے بھی خوب حصہ لیا۔ کچھ نے شاہی سر پ ستی میں علمی و ادبی

Scanned with OKEN Scanner

شمعیں روشن کیں کچھ نے بناسر پ ستی کے اور بنا سر پ ستی کے جن لوگوں نے ادبی شمعیں روشن کیں ان میں اودھ کے قصبات کے فرز ز ی دہ پیش پیش رہے۔ان قصبات میں کاکوری،موہان،نیوتنی،بلگرام،گو پ موء،ا ؤ،امیٹھی،فتح پور،ملیح آ دوغیرہ کا م لیا جا سکتا ہے انہیں قصبوں میں ا مردم خیز قصبہ سندیلہ بھی ہے،سندیلہ لکھنوء سے متصل ضلع ہردوئی کی تحصیل ہے اور نوابین اودھ کے عہد حکومت میں یہ بیشتر اوقات میں اودھ کی جاگیر،تعلقہ محال میں شامل رہا ہے،لکھنوءاور ہردوئی سے یکساں دوری یعنی لکھنوء سے ۵۵ کلو ٹ مغرب اور ہردوئی سے ۵۵ کلو ٹ مشرق پ واقع سندیلہ علماء، فضلاء، اد ء ،شعراء ،شارحین، حواشی نگار، صوفیاء اور اہل ہنر کا مر رہا ہے امتداد زمانہ سے اَ چہ اس کی وہ حیثیت قرار نہ رہ سکی لیکن یہاں کے اہل قلم کی تصانیف اور انتظام وا ام سے وابستہ افراد کے ذریعہ بنائی گئی شا ارمسا ،وسیع و عریض محل سرا لق ودق حویلیاں،صوفیاء کے مزارات وخا ہیں ود عمارات ز ن حال سے اپنے شا ار ماضی کی داستا بیان کررہی ہیں اور یہاں کے اہل قلم حضرات کی ادبی کاوشیں یہاں کے ادب وتہذ کو ں کررہی ہیں۔

درگا پ شاد کی ولادت یہیں ۱۸۶۱ء میں سندیلہ میں ہوئی۔سندیلہ سے قبل یہ خا ان دلی میں مقیم تھا،وہاں درگا پ ساد سے ر رہ پشت قبل راجہ کھیم چند را کبر اعظم کے داروغۂ ڈیوڑھیات کے منصب پ فا تھے اور نوبینا پ ے کے لقب سے مشہور تھے۔عہد جہانگیری میں غر داس خلف کھیم چند کو تمام ہندوستان کی وقائع نویسی کے منصب پ فا کیا تو انھوں نے فتح پور بسواں میں توطن اختیار کیا،نیز یہ کہ اس خا ان کو سلطنت دہلی سے لیکر حکومت اودھ ہر زمانہ میں مناصب وخطا ت ملتے

Scanned with OKEN Scanner

رہے ، راجہ کا خطاب اس خا ٔ ان کی ا ِ شخصیت کو غازی الدین حیدر ۱۸۱۴-۲۷ء •
کے زمانہ میں مرحمت ہوااور ت ِ سے یہ لقب اس خا ٔ ان کے ہر فرد کے ساتھ جڑ َ ی ۔
مہر سند ی کی تعلیم پ نچ سال کی عمر میں مکتب سے ہوئی ابھی مروجہ
ب کی تحصیل میں مشغول ہی تھے کہ ان کا خا ٔ ان کوائف تعطل و تفرقہ کا شکار ہو َ ی
اس کے بعد غصب اودھ پھر ۱۸۵۷ء کا انقلاب یکے بعد د ے ایسے سا ت
ہوئے کہ تعلیم کا سلسلہ ِ قرار نہ رہ سکا، ۱۸۵۷ء کے انقلاب میں مہر کے والد راجہ
دھنپت رائے نے انگر ِ وں کا ساتھ د ِ جس کے ِ لے میں انہیں اپنے علاقے کے
ساتھ ساتھ لکھیم پور کے کسی ر کا ضبط شدہ علاقہ 'سرسوا' بھی مل َ ی ۔اس انقلاب کے
سرد ہونے کے بعد مہر کی تعلیم کا سلسلہ از سرنو شروع ہوا چودھری محمد امیر اس کام کے
لئے معین کئے گئے اور پھر بقول مہر راجہ دھنپت رائے خود ٔ ے صا ِ فضل و کمال
تھے لہٰذا انہوں نے اپنے ولی عہد کی تعلیم میں ز ِ د ہ دلچسپی لی۔ مہر کو فارسی
سے ٔ ی گہری دلچسپی تھی اور پھر ان کے پ س عجم کے علماء، فضلاء وشعراء کی آمد و
رفت بھی رہتی تھی جس سے ان کے ذوق کو اور جلا ملتی تھی ۔راجہ درگا پ شاد خود بہت اچھے
خطاط بھی تھے انہوں نے ڈھائی سو سے ز ِ دہ مسودے چاہے وہ خود کے ہوں ِ کسی اور
کے خود کتا ِ کر کے شائع کیں جس کے ِ رے خود فرماتے ہیں:

''اس دس سال میں میں نے ِ وجود کثرت کار ہائے متعلقہ ڈھائی سو جلد
کتابیں بخط اور شکست لکھیں اور جملہ کتابیں مطلاٴ اور مجلد ہو کر داخلِ کتب خانہ
ہو ۔

مہر سند ی نے ِ دیکھا کہ فارسی کی جگہ ز ِ ن اردو ٔ ی تیزی سے لے

Scanned with OKEN Scanner

رہی ہے تو انہوں نے اردو کی طرف توجہ دی اور مولا ۰ رحسن لکھنوی سے تلمذ اختیار کیا ان کی صحبت میں مہر کو شعر گوئی کا مذاق بھی پیدا ہوا اور ان کے اس ذوق کی دلیل ان کی تمام منظوم و منثور تصانیف دے رہی ہیں جو اردو اور فارسی میں ہیں، ان کی تصانیف اس طرح ہیں:

گلستان ہند، بوستان ہند، حد ? ت، مخزن اخلاق، مثنوی مہر ۔ ل، مثنوی مہر الفت، - رخ اجودھیا، پند دل پسند، - رخ سندیلہ، ارتھ میٹک اور جغرافیہ۔

مہر سند ی نے اپنی تمام کی تمام توا ۰ ئی جہاں - رخ نگاری اور د صنف ادب پ صرف کی و ہیں شعری ذوق ہونے کی وجہ سے اشعار بھی کہے لیکن افسوس کہ ان کے اشعار کو سمجھنے، لکھنے، تنقید کرنے یـ سمجھانے کے لئے کوئی دیوان یـ کلیات نہیں۔ درگا پ ساد کے آ ۃ ر میں ایسی کوی تصنیف نہیں جس میں ان کی فقط شاعری ہو ہاں یہ ۔ ت بھی قابل غور ہے کہ انہوں نے اپنی ہر تصنیف میں ا ء پ دازانہ کے ساتھ ساتھ موقع کی منا ۔ - سے اپنے ہی اشعار کی پیوٗ کاری بھی کی ہے۔ ہم اپنے اس مقالہ میں مہر کی ی تخلیقات سے اشعار چن چن کر ان کی شاعری پ طا ۔ علمانہ تبصرہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں:۔

حمدّیہ شاعری:

شاعری کی ۔ ۔ ۔ ت آتی ہے تو یہ ۔ ت ذہن میں گھر کر جاتی ہے کہ ہر شاعر خواہ وہ فارسی کا ہو یـ اردو یـ عربی کا بلا تفریق مذہب و ملت اس نے اپنے معبود کے لئے اشعار ضرور کہے ہوں گے۔ ہر شاعر نے ۰ ائے رب العزت کی ۔ رگاہ میں اپنا شعری

Scanned with OKEN Scanner

۰ رانہ پیش کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے چاہے وہ قصیدہ کی شکل میں ہو، مثنوی کی شکل، غزل کی شکل میں، متفرقات کی شکل میں۔ مہر سند ی نے بھی اپنی تقریباً تمام تصانیف کی ابتداء اپنے حمدیہ کلام سے کی ہے ان کے حمدیہ کلام سے ان کے مذہب کا ۰ ازلگا۰ مشکل ہی نہیں ۰ ممکن ہے یہ اشعار خالص صوفیانہ طرز پ اپنے محبوب حقیقی کے لئے کہے گئے ہیں۔ چند اشعار حظہ ہوں:۔

ای۰ م دلکشای تو عنوان کار ہا
خاک در تو آب رخ اعتبار ہا
از بہر خوا۰ ن رقم قدرت بہار
اوراق گل شمردہ نگشت خار ہا

☆

سبحان اللہ ۰ اے بیچون
از چون و چمای عقل بیرون
اعجوبہ ئے عالم آرا
ی ے نہان و آشکارا
گلگونہ کش رخ تصوّر
آئینہ دہ کف تحیر

☆

صانع بے عیب زعلت ی
نور فزای قمر و مشتری

Scanned with OKEN Scanner

نقش طرازی کہ بصنع . یع
را . قلم . صفحات ربیع
سنبل - . رخ گلشن کشید
سنبلہ را دانہ بخرمن کشید

مہر کی طیہ شاعری:

یہ وہ شاعری ہوتی ہے جس کے علامہ اقبال کہہ گئے ہیں۔ ع۔ دل سے جو . ت ٘ ہے اثر ر ٘ ہے۔ جس میں شاعری اپنی محبت میں . حسن کے میں . مناظر قدرت کی خوبصورتی کے میں مخمور ہو کر شاعری کر ٘ ہے اور چو اس شاعری کا بظاہر کوئی مقصد نہیں ہو ٘ اور یہ صرف سے دل ٘ ٘ ہے اس لئے اس کا ر ٘ . سے . ا ہو ٘ ہے، ہندوستان قدیم تہذ . وتمدن کا گہوارہ ہے یہاں قدیم سے ہی ٘ ریخیں، تہذ اور مذاہب کا ا . طویل سلسلہ رہا ہے اور ہر مذہب . تہذ . کے ادیبوں اور شاعروں نے جہاں ا . طرف مذہب . تہذ . کو فروغ دینے کے لئے شاعری کی وہیں کہیں کہیں اپنے دلی ٘ . ت اور کیفیات بھی ٘ . ن شعر ادا کر دئے۔ مہر کا ٘ از دیکھیں:۔

بیا . غبان ٘ می ساز کن
گل آمد در . غ را . ز کن
ز جعد بنفشہ . انگیز ٘ ب
سر ٘ گس مست . کش ز خواب

Scanned with OKEN Scanner

سہی سرورا ل .کش فراخ
بہ قمری خبردہ کہ سبزا - شاخ

☆

ای شاہد زیبای سخن جلوہَ ی کن
از شوخی خود کلک مرا ل پ ی کن
ای مطرب خامہ بکش امروز نوای
یران سخن را. ہ از عیش صلای
.خیز کہ ہنگام ط و طرب آمد
ہر نغمہ - دافع رنج و تعب آمد

مذہبی شاعری:

مہر نے اپنی فکری صلاحیتوں کو شاعری کے ذریعہ بخوبی عیاں کیا ہے، ہر ا ن میں ا کا ا الگ مقام ہو- ہے اور مذہب کے لئے الگ سوچ ہوتی ہے جہاں تمام مذاہب نے ا کا درس د ہے وہیں اپنے مذہب پ کار بند رہنے کی- بھی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہبی ا ن اخلاق اعتبار سے بھلے ہی کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے خلاف کوئی .ت نہ بولے . . .ت اپنے خود کے مذہب پ آتی ہے تو اس کی آواز دل کی گہرائیوں اور ذہن کی بلندیوں سے تمام رعنائیوں اور . ٔئیوں کے ساتھ - ہے۔ شعراء کی یہ خاصیت رہی ہے کہ انہوں نے شاعری چاہے جس ز.ن میں کی ہو اشعار میں اپنے مذہب وملت و- رنج کا ذکر

Scanned with OKEN Scanner

ضرور کیا ہے مسلم شعراء کے وہاں تو کئی شاہنامۂ اسلام و مسلمین اور د چیزیں بھی موجود ہیں ہندوؤں نے بھی اس معاملہ میں کوئی کمی ۔قی نہ رکھی انہوں نے بھی شاعری کے ذریعہ اپنے مذہب و- رنخ کی تبلیغ کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ درگا ۔ ساد مہر نے بھی شاعری میں اپنے مذہب کی - رنخ وا کا۔ شخصیات کا خا کہ ۔ٔ ے ہی دلنشیں ا ۔ از میں پیش کیا ہے۔ سوریہ ونشی راجہ دسرتھ کی حکومت کے ۔ رے میں کہتے ہیں:۔

زاقبالش جہاں راعید ونوروز
بہ ۔م ورزم چون خورشید فیروز
کشیدہ تیغ تیز از خنجر مہر
عقیم ازفتنہ گشتہ مادر دہر
زعدلش آتش وپنبہ شدہ خویش
۔ ادرخوردخوا ۔ ہ گ رامیش

اسی طرح چندر ونشی راجہ سانتن کی سلطنت کا ذکر یوں کیا ہے:۔

بیا ساقی آ جم - زہ کن
طراز بساط کرم - زہ کن
بہ پ و ۔ ازمے ورودی فر -
بہ بہرام از نے سرودی فر -
بہ دور پیاپی بہ پیاے مے
بہ شور دمادم بہ فرسا ے نے

اسی طرح کے چند اور اشعار حظہ ہوں:۔

Scanned with OKEN Scanner

او ساده دل و حریف پکار
او خفته دماغ و فتنه بیدار
غافل که چه نقش فتنه سازی ا ..
در پده نهان کدام . زی ا ..
شد َ م مقام فسون ساز
زد نقش دغل حریف کج . ز

☆

زَ د سپه روشنائی ٠
ز خورشید ٠ . را . ائی ٠
زنیزه ز پیکان هوا تیره گشت
همین آفتاب ا٠ ران خیره گشت
٠ وش سواران واسپان . ٠ ..
ز بهرام و کیوان همین . گذ ٠ ..

☆

چو نشت . تخت شاهنشهی
بسر . نهاده کلاه مهی
بگسترد َ د جهان داد را
بکند از زمین ٠ بیداد را
بهرجای و انی آ . د کرد

دل اہل عالم ز خود شاد کرد

☆

ز م رام دسرتھ گشت بیہوش
درین ا یشہ و پ ی ما خاموش
جوابش داد کہ اے پیر نیکو م
مرا پیرانہ سرفرز شد رام

۔ ریخ گوئی:

مہر سند ی نے جہاں اپنی تمام تصانیف میں بہترین نگاری، القاب و آداب اورا ء پ دازی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے وہیں ہر اہم واقعہ کی۔ ریخ بھی منظوم کی ہے ان کی یہ۔ ریخ گوئی فن شاعری کے اعتبار سے اور۔ ریخ گوئی کے اعتبار سے ۔ ی اہمیت کی حامل ہے، مہر نے اپنی۔ ر کتب میں اہم واقعات، دشاہوں کی ولادت، وفات، جلوس اور فتح کی۔ ریخیں کہی ہیں۔ ہم ان کے ذریعہ کہے گئے چند۔ ر قطعات پیش کر کے ان کی اس میں مہارت کے ثبوت پیش کرنے کی کوشش کریں۔

نواب ابوالمعصور رخاں صفدر ۔ کی۔ ریخ وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ قطعہ کہا:

چو آن صفدر عرصہ مردمی
زدار فنا گشت رحلت ین
چنین سال۔ ریخ او شد رقم

کہ۔ دامقیم بہشت برّین

محمودغزنوی کی وفات سے متعلق کہا َ ۔ ۔ ر قطعہ:

آ محمود غزنوی بود

واقف سر معنوی بود

۔ مانش زمانہ رونق دا ۔ ۔

اہل آفاق تخم ت کا ۔ ۔

ملک ازعدل او گلستان شد

سیروخورم ر ض دوران شد

مثل او ہیچ ۔ دشاہ د

۔ مانش فغان و آہ د

سال شنقار آن ۔ یو زمان

ہاتفم گفت شاہباز جنان

جلال محمد اکبر ۔ دشاہ کی ہیموبقال ۔ فتح کا مژدہ ان اشعار میں سناتے ہیں:۔

زروی وتـ و ۔ ددغا حضرت دہلی

۔ ۔ افتاد گہ ازقضا ہیموی ہندورا

جلال الدین محمد اکبر آن شاہ فلک رفعت

بعون لطف حق بگرفت ہندوئ سیہ رورا

دبیر صنع ۔ لوح بقا ۔ خامۂ قدرت

رقم زد بہر سال فتح آن بگرفت ہیمورا

Scanned with OKEN Scanner

مہر سند ی کی غزل گوئی:۔

غزل صنف شاعری کی وہ صنف ہے جس میں تقریباً ہر شاعر نے حتی الامکان طبع آزمائی ضرور کی ہے، یہاں ۔ سعدی، حافظ، خسرو جیسے قدماء تو اسی شاعری کی اسی صنف کے لئے مشہور زمانہ ہیں، مہر نے بھی اس صنف شعر میں طبع آزمائی کی یہاں ان کی غزلیات جو کہ د ۔ ب ہو سکی ہیں ان نمونہ پیش کئے جا رہے ہیں، ۔ کہ قار پ ان کی اس صنف میں بھی قادر الکلامی کا مقام ثبت کیا جا سکے:

☆

خبرت ٔ اب ۔ کرد ۔ ا ۔ ۔ ائی
چو خیال آب روشن کہ بہ تشنگان ئی
تو چہ ارمغانی آری کہ ۔ وستان فرستی
چہ ازان بہ ارمغانی کہ تو خویشتن بیائی
بشدی و دل ببردی و ۔ ۔ غم سپردی
ٔ ۔ و روز درخیالی و ٔ انمت کجائی
چہ کندا ً تحمل نکنند ز ۔ دستان
تو ہر آن ستم کہ خواہی بکنی کہ ۔ دشائی
شباب رفت و ۔ ل عشق دلبران ۔ قی
گذ ٔ ۔ عہد گل و شوق گلستان ۔ قی
ٔ ان چہ کرد بہ گلشن بیا تماشا کن
کہ نیست از گل و بلبل یکی ن ۔ قی

Scanned with OKEN Scanner

نہ گل ؛ ش خ بما ۔ و نہ عندلیب بہ ؛ غ
بما ۔ شکوہ صیاد و ؛ غبان ؛ قی
ہزار کاخ بسیلاب رفت وصد دفتر
بما ۔ سخن از سخن وران ؛ قی
ہزار در کشیدی تو مہرہ در رہ عشق
ہنوز ہست ۔ امہرہ مہ رخان ؛ قی

☆

نگارا ے تو مارا خوش نہ ہرَ ۔ بوستان آ ۔
نہ چشمم خواب را ۔ ۔ نہ جانم را توان آ ۔
امید از بخت میدارم کہَ ددمہر ؛ ن ۔ رم
در آ ۔ از درم جا ۔ ن امید کامران آ ۔
ہزاران عہد ؛ بستی بسا ۔ ؛ ز بشکستی
کنوں چشم وفا ا ے مہر ؛ ن از تو چسان آ ۔
اَ از زلف مشک آگیںَ ہ در ؛ غ بکشائی
معطر بوستان َ ددہوا عنبر فشاں آ ۔

ان تمام شعری اصناف کے دلائل سے یہ واضح ہے کہ راجہ درگا ؛ ساد نے بھلے ہی فارسی شاعری کا کوئی دیوان، مجموعہ ۔ مکمل مثنوی ۔ دگار نہ چھوڑی ہو ان کا ؛ یہ شعری ان کی نگاری کے ہم پلہ ضرور تھا، شاعری میں جہاں انہوں نے قصیدہ، مثنوی، ر ؛ عی، غزل، قطعات الغرض تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی وہیں دوسری طرف

Scanned with OKEN Scanner

شاعری کے ذریعہ اخلاقی تعلیمات بھی دی ہیں اور یہی نہیں حمد باری تعالیٰ میں کہیں بھی اس بات کا شائبہ نہیں آتا کہ ان کا کس مذہب وملت سے ہے البتہ مذہبی شاعری میں انہوں نے اپنے مذہب کی تعریف وتوصیف میں کمی باقی نہ چھوڑی ہے۔اسی طرح تاریخی واقعات پر اپنے قطعات پیش کر کے تاریخ نگاری کے ساتھ ساتھ تاریخ گوئی کا بھی بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں مہرہ سندیلوی جہاں ایک طرف بہترین انشاء پرداز، اعلیٰ محقق، عظیم مورخ، بے بدل تذکرہ نگار اور بے مثل ادیب تھے وہیں ایک استاد شاعر بھی تھے ان کی شاعری کی صفات الگ سے ایک تحقیق کا باب وا کرتی ہیں۔

کتابیات:۔

مہر سندیلوی، درگا پرساد۔بوستان اودھ۔مطبع دبدبہ احمدی، لکھنو۔۱۸۹۲ء

مہر سندیلوی، درگا پرساد۔تاریخ سندیلہ۔مطبع دبدبہ احمدی، لکھنو۔۱۸۹۰ء

مہر سندیلوی، درگا پرساد۔حدیقۂ عشرت۔مطبع دبدبہ احمدی، لکھنو۔۱۸۹۸ء

مہر سندیلوی، درگا پرساد۔گلستان ہند۔کوین پریس، سندیلہ، ہردوئی۔۱۸۹۶ء

ہاشمی، سبط حسن۔اعلام وافکار۔طیب پبلیکیشنز، فیض آباد۔۱۹۸۲ء

☆☆☆